ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کی تازہ دہشت گردی

توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدعیٔ مقدمہ محمد مالک کی شہادت

سید رمیز الدین احمد

یوں تو قادیانی جماعت کی مسلمانوں کے خلاف نت نئی سازشوں، دہشت گردی اور قتل و غارت گری سے پوری تاریخ بھری پڑی ہے۔ قادیان سے لے کر چناب نگر تک قادیانیوں نے متعدد مرتبہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اور ہر اُس مسلمان کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا جو ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سرگرم ہوا۔ ایسی ہی کچھ صورتحال چند روز قبل ننکانہ صاحب کے قریب تھانہ صدر کے علاقہ میں چک نمبر ۴۔ گ ب (بھگوان پورہ) میں پیش آئی۔ جہاں آتشیں اسلحہ سے لیس قادیانیوں نے ایک بائیس سالہ نوجوان ''محمد مالک'' کو شہید کر دیا۔

محمد مالک کو کیوں اور کس طرح شہید کیا گیا؟ تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے ضلع ننکانہ صاحب (جو پہلے ضلع شیخوپورہ کا حصہ تھا) میں قادیانیوں کی کافی تعداد ہے جو حیلے بہانوں سے سادہ لوح اور غریب مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کے لیے اپنی سرگرمیوں میں مشغول رہتے تھے۔ کچھ عرصہ پہلے محترم محمد متین خالد نے ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے عوام و خواص میں کام کا آغاز کیا تو اپنے طبعی ذوق کے مطابق مسلمانوں کے تمام طبقات کے دروازے پر دستک دی اور تمام مکاتبِ فکر کے علاوہ وکلاء اور تاجروں میں بھی اس کام کا ذوق پیدا کرنے کے لیے ایک ٹیم تیار کر لی۔ اِس صورتحال سے جہاں قادیانیت کی اِرتدادی تبلیغ میں رکاوٹیں پیدا ہونا شروع ہوئیں وہاں نوجوانوں اور تعلیم یافتہ طبقے میں تحفظِ ختمِ نبوت کا شعور بھی پیدا ہونا شروع ہوا۔ قادیانی اس صورتحال سے پریشان ہونے لگے اور طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ چند ماہ پیشتر شانِ رسالت و ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں وہاں کے دوستوں نے دیواروں پر اشتہارات چسپاں کیے اور حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض فتوے بھی شائع کیے۔ اس صورتحال سے مرزائی غنڈہ گردی پر اُتر آئے۔ ڈاکٹر اصغر اور اس کے دو بیٹے خالد اور ندیم، ارشد، ظفر، اقبال اور دیگر قادیانیوں نے اسلحہ سے مسلح ہو کر عقیدۂ ختمِ نبوت سے متعلق اشتہارات کو پھاڑ دیا، شعائرِ اسلامی سے متعلق غلیظ زبان استعمال کی اور کہا کہ مرزا قادیانی ''آخری نبی'' ہے۔ مرزا قادیانی کے بعد عقیدۂ ختمِ نبوت کی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کی اور مسلمانوں کو ننگی گالیاں دیں۔ انھوں نے دھمکی دی کہ اب اگر کسی نے ایسے اشتہارات دوبارہ لگائے یا ایسے نظریات کی ترویج کی تو اُسے جان سے ماردیں گے۔ اِس ساری صورتحال پر مسلمانوں نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے قانونی اور پرامن راستہ اختیار کیا اور محمد مالک نے اِس صورتحال کی بابت تھانہ صدر میں زیرِ دفعہ ۲۹۵-سی ۱۱ر جون ۲۰۰۸ء کو رپورٹ درج کروائی، جس کی ایف آئی آر نمبر یہ ہے 351/08 محمد مالک نے درج شدہ ایف آئی آر کی روشنی میں مقدمہ کی پیروی شروع کردی۔ اس دوران قادیانی اُسے سرعام قتل کی کرنے کی دھمکیاں دیں۔ نشۂ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار شہید محمد مالک اپنی حقیقی منزل کی طرف بڑھتے ہوئے استقامت کا پہاڑ بن گیا اور اس نے فیصلہ کرلیا کہ قانونی اور عدالتی جنگ کے راستہ سے کسی صورت پیچھے نہیں ہٹے گا۔ مذکورہ ایف آئی آر کی روشنی میں پولیس قادیانی ملزمان کو دانستہ گرفتار نہ کرسکی۔ محمد مالک اور اس کے ساتھی پولیس کے ذمہ داران سے بار بار کہتے رہے کہ تفتیش مکمل کی جائے اور ملزمان کا چالان کرکے جیل بھیجا جائے۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ایس ایچ او تھانہ صدر ننکانہ صاحب سید رضا کار اور تفتیشی افسر منور حسین نے مبینہ طور پر قادیانیوں سے پانچ لاکھ روپے رشوت لے کر ۲۹۵-سی کے اِس اہم مقدمے کو خراب کیا اور سراسر غیر قانونی طور پر تفتیش کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ مقدمہ کا مدعی بار بار کہتا رہا کہ قادیانی مجھے قتل کرنے کی سازش تیار کرچکے ہیں۔ شہید مدعی نے ڈی پی او کے سامنے براہِ راست تین مرتبہ پیش ہوکر واضح کیا کہ آپ کا ایس ایچ او قادیانیوں کے ذریعے مجھے قتل کرانا چاہتا ہے۔ اگر میں قتل ہوگیا تو میرے قاتل قادیانی ہوں گے اور اس کی تمام تر ذمہ داری پولیس پر ہوگی جو کھلم کھلا قادیانیوں کے تمام جرائم کی مکمل پشت پناہی کررہی ہے، لیکن افسوس کہ اعلیٰ پولیس افسران تک سارے احوال پہنچنے کے باوجود کوئی شنوائی نہ ہوئی اور پولیس قادیانی ملزمان کی ملی بھگت سے تفتیش کو لٹکاتی رہی اور تین قادیانی ملزمان کو رشوت لے کر بے گناہ قرار دے دیا گیا جس پر قادیانی ملزمان کے وکیل نے درخواست ضمانت واپس لے لی۔ اپنی شہادت سے قبل قانونی چارہ جوئی کے لیے بیان حلفی تحریر کرائے جو کہ عدالت میں دینا چاہتے تھے جس میں مرحوم یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ مجھے کسی وقت بھی قادیانی ملزمان حملہ آور ہوکر میری جان لے سکتے ہیں۔ بار بار پولیس کے سامنے بھی اظہار کیا۔ مقامی پولیس کی زیادتی، لاپرواہی، غیر ذمہ داری اور درپردہ مرزائیوں کی ملی بھگت کے نتیجے میں یہ موقع فراہم کیا گیا کہ قادیانی یہ واردات کرسکیں۔ چنانچہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات رات ۱۱ بجے جب اس مقدمے کے مدعی محمد مالک اپنے بھائی خالد محمود کے ہمراہ گاؤں کی مسجد میں نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد گھر واپس جارہے تھے کہ چوک کے قریب محمد حفیظ کی دوکان کے پاس پہنچے تو یک دم آگے سے دو موٹر سائیکل بغیر نمبر پلیٹ پر چار قادیانی ملزمان ندیم ولد اصغر علی، رانا افتخار ولد یٰسین، راشد ولد سرور اور عشرت شاہ ولد توکل مجید شاہ ساکنان دیہہ و دیگر تین نامعلوم ملزمان جو بغیر نمبر پلیٹ کے ایک موٹر سائیکل پر سوار تھے، نے محمد مالک شہید اور ان کے بھائی خالد محمود کو روکا اور اسلحہ تان کر دھمکی دی کہ آگے بڑھے تو ماردیں گے۔ ایک قادیانی ملزم ندیم نے

للکارا کہ محمد مالک کو ہمارے خلاف پرچہ (۲۹۵۔سی) درج کرانے کا مزہ چکھادو جس پر عشرت شاہ نے بارہ بور بندوق سے فائر مارا جو کہ محمد مالک کے چہرے پر لگا، وہ زخمی ہوکر گر پڑا پھر ندیم ملزم نے دستی بارہ بور بندوق سے فائر مارا جو محمد مالک شہید کے چہرے اور گردن پر دائیں طرف لگا، قادیانی ملزمان للکارے مارتے ہوئے جائے وقوعہ سے فرار ہوگئے۔

شہید عبدالمالک کے والد گرامی محمد بوٹا نے مذکورہ وقوعہ کی ایف آئی آر تھانہ صدر ننکانہ صاحب میں درج کرائی۔ ایف آئی آر نمبر 618/08 (بجرم 302-148-149) جو ۱۱رستمبر کو ہی درج ہوئی، کے مطابق ایف آئی آر کے مدعی اور شہید کے والد گرامی محمد بوٹا نے پولیس کو رپورٹ کی کہ میرے بیٹے محمد مالک نے قادیانی ملزمان کے خلاف توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت ۲۹۵۔سی، کا مقدمہ درج کرایا ہوا تھا جس بنا پر تمام ملزمان نے باہم مشورہ ہوکر میرے بیٹے محمد مالک کو قتل کیا۔ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، مجھے انصاف دلایا جائے۔اِس واقعہ کی اطلاع پورے علاقے اور فیصل آباد میں بھی پھیل گئی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی گئی۔ ۱۲رستمبر جمعۃ المبارک کو شام ۴ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں علاقہ بھر سے تمام مکاتبِ فکر نے بھرپور شرکت کی۔ قادیانی اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے اور مبینہ طور پر پولیس نے ان کو تحفظ فراہم کیا۔ ننکانہ صاحب کے مقامی صحافی ملک سلیم اعوان ساری صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ دراصل اِس سانحہ کا پس منظر مدعی شہید کی طرف سے قادیانی ملزمان کے خلاف ۲۹۵۔سی، کا مقدمہ ہی تھا لیکن اصل ذمہ داری پولیس کی تھی کہ وہ اپنی غیر جانبداری کو یقینی بناتی جبکہ ہوا، اس کے بالکل برعکس۔ پولیس مسلسل مکمل جانبداری کا مظاہرہ کرتی رہی۔ اِسی پولیس نے اس مقدمہ میں ایک قادیانی ملزم ڈاکٹر اصغر کو گرفتار کرلیا تھا جبکہ باقی ملزمان عبوری ضمانتیں کروا کر شاملِ تفتیش ہوگئے۔ ڈی پی او ننکانہ اکبر ناصر خاں نے کیس کی نوعیت کے پیشِ نظر تین رکنی تفتیشی ٹیم تشکیل دی، جس میں ڈی ایس پی اکبر خاں، ایس ایچ او تھانہ صدر سید رضا کار شاہ اور رانا منور شامل تھے۔

بتایا جاتا ہے کہ اس تفتیشی ٹیم نے تین ماہ تک اس کیس کی انکوائری کی۔ اس دوران تقریباً چھے دفعہ دونوں پارٹیوں کو بلایا گیا۔ جن میں سینکڑوں افراد نے اپنے اپنے مؤقف کی تائید کی۔ تاہم تفتیشی ٹیم تین ماہ تک طے ہی نہ کرسکی کہ ملزمان گناہ گار ہیں یا نہیں! مورخہ ۱۰رستمبر ملزمان کی عبوری ضمانت کی سماعت تھی۔ تفتیشی افسر کی عدم دلچسپی کی انتہا یہ ہے کہ عدالت نے کیس کی نوعیت کی وجہ سے کئی بار تفتیشی افسر کو طلب کیا کہ تفتیش مکمل کریں لیکن ۱۰رستمبر کو بھی رانا منور پیش نہ ہوا بلکہ حد یہ ہے کہ وہ ریکارڈ ایک حوالدار کو دے کر چلا گیا کہ وہ عدالت کو دے دے۔ اسے سماعت کے لیے بلایا گیا تو ملزمان کے وکیل نے ضمانتیں واپس لے لیں جبکہ پولیس ریکارڈ میں پولیس نے کچھ نہیں لکھا تھا۔ مدعیٔ مقدمہ شہید جو اِس گھمبیر صورتحال کی وجہ سے اس اندوہناک حادثے کا شکار ہوگئے، نے ملزمان کو گرفتار کروانے کی کوشش کی لیکن تھانہ صدر ننکانہ صاحب کے کسی اہل کار کی (دانستہ) عدم موجودگی کا لازمی فائدہ اٹھا کر ملزمان عدالت سے فرار ہوگئے۔ اس صورتحال کے بعد عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ننکانہ کے عہدیداران کے ایک وفد جس میں جناب عبدالحمید رحمانی، میر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ،

ملک لیاقت علی کھچی، چودھری محمد ارشد اور دیگر حضرات شامل ڈی پی او ننکانہ اکبر ناصر خاں سے ملاقات کر کے انھیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ جس پر ڈی پی او نے ڈی ایس پی اکبر خاں کو ہدایت کی کہ اس کیس کو فوری طور پر فائنل کیا جائے۔ اس روز پولیس نے مدعی پارٹی کی جانب سے پچاس کے قریب معززین تفتیش میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر محمد مالک شہید نے سب لوگوں کے سامنے تفتیشی افسر کو کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں، اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے قتل کا ذمہ دار تفتیشی افسر ہوگا۔

۱۱ ستمبر کا سارا دن محمد مالک توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب قادیانی ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی میں مصروف رہے۔ ضلع کچہری میں ۲۵ پچیس افراد جو چک نمبر ۴ گ ب کے رہائشی اور موقع کے چشم دید گواہ بھی تھے، ان سے بیان حلفی لکھواتے رہے تاکہ ۱۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک تھانہ صدر بطور ثبوت پیش کر سکتے لیکن اسی رات محمد مالک کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ اس طرح وہ پولیس کی کرپشن، رشوت اور قادیانیت نوازی کا شکار ہو گئے۔ اس طرح ۲۹۵۔سی، کے بر بنائے حقیقت مقدمہ کے مدعی کو انصاف کی بجائے موت نصیب ہوئی۔ البتہ مدعی مقدمہ کے قتل کے بعد ڈی پی او ننکانہ اکبر ناصر خاں کے حکم سے تفتیشی رانا منور کے خلاف بروقت ریکارڈ عدالت میں پیش نہ کرنے پر مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے رہنماؤں عبدالحمید رحمانی، میر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ، ملک لیاقت علی کھچی، محمد صادق اور عابد حمید رحمانی نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی ملزمان کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے اور کوئی رعائت نہ برتی جائے ورنہ یہاں کے حالات کشیدگی کا رخ اختیار کر جائیں گے۔

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری، سید محمد کفیل بخاری اور عبداللطیف خالد چیمہ نے اس قتل پر فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی ایک طے شدہ منصوبے کے تحت ملک میں قتل و غارت گری کر کے امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا جبکہ پیپلز پارٹی کے موجودہ دور میں قادیانیوں کو مسلمانوں پر مسلط کیا جارہا ہے اور قادیانیت نوازی اور کفر پروری کے نئے ریکارڈ قائم کیے جارہے ہیں۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے محمد مالک امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحت قادیانیوں کی غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا کرتے تھے اور تحفظِ ختم نبوت کے سلسلہ میں بننے والے قوانین پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے صورتحال دن بدن مخدوش ہوتی جارہی ہے اور نئی حکومت بھی پرویزی ہتھکنڈوں سے مسلح ہو کر مسلمانوں کا خون بہا رہی ہے۔ اُدھر خبر یہ ہے کہ تحفظِ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ قوانین کو ختم یا نرم کرنے کے لیے کئی لابیاں سرگرم ہو گئی ہیں اور قادیانیت کو تحفظ دینے کے لیے قومی اسمبلی میں قرارداد لانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔